السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مردے سنتے ہیں یا نہیں؟ اگر سنتے ہیں تو: "نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ والی حدیث کا کیا مطلب ہے؟ (مرسلہ: ابو اسحاق عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ شمسیہ، ویرووال مسجد اہل حدیث متصل تھانہ۔ ضلع امرتسر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آیت: إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ اور آیت وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مردے سنتے نہیں ہیں۔ اور اسی کی تائید حدیث نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ دلہن کی طرح سو جا" سے بھی ہوتی ہے،

لیکن بعض احادیث صحیحہ سے خاص اوقات ومواقع میں مردوں کا سننا ثابت ہے، جیسے حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جس میں یہ لفظ واقع ہے:

"وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ "[1] (رواه البخاری)

"وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے"

اور جیسے حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جس میں یہ لفظ واقع ہے:

"مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ "[2] (رواه البخاری ایضا)

"تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے"

اور جیسے حدیث بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جس سے یہ لفظ واقع ہے:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمهم اذا خرجوا الی المقابر "السلام علیکم اهل الدیار الخ[3] (رواہ مسلم)

جب وہ قبرستان جانے کا ارادہ کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے: "اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔۔۔ الخ"

پس دونوں آیات مذکورہ بالا اور ان احادیث کے درمیان جمع وتوفیق کی صورت یہ ہے کہ مُردے سنتے نہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی خاص وقت یا کسی خاص موقع میں ان کو سنانا چاہتا ہے تو وہ سن لیتے ہیں۔

تفسیر فتح البیان مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب (7/85) میں ہے:

"وظاهر نفي سماع الموتى العموم، فلا يخص منه الا ما ورد بدليل كما ثبت في الصحيح انه صلى الله عليه وسلم خاطب القتلى في قليب بدر، فقيل له: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انما تكلم اجسادا لا ارواح لها؟ وكذلك ما ورد من ان الميت يسمع خفق نعال المشيعين له اذا انصرفوا" انتهى

"مردوں کے سننے کو نفی کا ظاہری مفہوم اس کا عموم ہے، اس سے صرف وہی خاص ہو سکتا ہے، جو دلیل کے ساتھ وارد ہوا ہو، جیسا کہ صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے ایک کنویں میں پڑے ہوئے مقتولین سے خطاب کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسے جسموں سے کلام کر رہے ہیں، جن میں روحیں نہیں ہیں؟ اسی سلسلے میں جو یہ وارد ہوا ہے کہ مردہ اس وقت رخصت کرنے والوں کے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے، جب وہ اسے رخصت کر کے واپس لوٹتے ہیں"

فتح الباری شرح صحیح بخاری (5/704) میں ہے:

وقال ابن التين: (لا معارضة بين حديث ابن عمر والآية؛ لأن الموتى لا يسمعون بلا شك، لكن إذا أراد الله إسماع ما ليس من شأنه السماع لم يمتنع) كقوله تعالى:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ الاية، وقوله فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا الاية انتهى

"ابن التین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اور آیت میں کوئی تعارض نہیں ہے، کیوں کہ بلاشبہ مردے نہیں سنتے ہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ اس کو سنانے کا ارادہ کرے، جو سنا نہیں کرتا تو اس میں کوئی

مانع اور رکاوٹ بھی نہیں ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان : إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ (الاحزاب : 72)

"بے شک ہم نے امانت کو (آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے) پیش کیا) اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :

فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا... ١١ ... سورة فصلت

"تو اس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ آ ؤ خوشی یا ناخوشی سے "

اس مسئلے کے متعلق میرا ایک مضمون فتاویٰ نذیریہ (1/411،412،413) میں بھی درج ہے، اس کو بھی دیکھ لینا چاہیے۔ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1273) صحیح مسلم رقم الحدیث (2870)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1304) صحیح مسلم رقم الحدیث (2873)

[3]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (975)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04